بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S. No 1411

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ المصلح

فی پرچہ ۲ — ماہانہ ۳

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے۔

جلد ۵ | ۲۵ شہادت ۱۳۳۲ھ ش | ۲۵ اپریل ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۴

خان عبد القیوم خان نے جس کام کو شروع کیا تھا میری حکومت اسے پورا کرنے کا تہیہ کر چکی ہے

لیگ اسمبلی پارٹی کی طرف سے نئی وزارت پر اعتماد کا اظہار۔ سرحد میں گیہوں کی کم سے کم قیمتیں مقرر کر دی گئیں

پشاور ۲۴ اپریل۔ آج صوبہ سرحد کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے صوبہ کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید خان کو یقین دلایا۔ کہ وہ ان کی تہ دل سے حمایت کرے گی۔ اور ان کی پوری طرح وفادار رہے گی۔ سردار عبد الرشید خان سے ملنے کے لئے آج اسمبلی چیمبر میں مسلم لیگ اسمبلی کا ایک اجلاس ہوا، اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سردار عبد الرشید خان نے کہا کہ مجھے اس بات کا پوری طرح احساس ہے میرا کام بہت مشکل ہے۔ آپ نے پارٹی کے ممبران کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے علاقہ کے لوگوں کو جا کر بتائیں کہ خان عبد القیوم خان نے صوبہ میں جس کام کو شروع کیا تھا۔ میری حکومت اسے پورا کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے تیسرے پہر کابینہ میں شرکت کی جس میں غذائی صورت حال پر غور کیا گیا۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ صوبے میں گیہوں کی قیمت کم کر کے سولہ روپے من اور آٹے کی قیمت کم کر کے سولہ روپے چودہ آنے من مقرر کر دی جائے۔ یہ قیمتیں فی الفور نافذ ہوں گی۔ کابینہ کے اجلاس کے بعد سردار عبد الرشید خان نے گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین سے ملاقات کی

امریکہ کو غلہ کے لئے پاکستان کی درخواست کا جواب اطمینان بخش طریقے پر دینا چاہیئے (نیویارک ٹائمز)

واشنگٹن ۲۳ اپریل۔ امریکہ کے مشہور اخبار نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ پاکستان نے دس لاکھ ٹن گیہوں حاصل کرنے کی جو درخواست کی ہے۔ امریکہ کو اس کا اطمینان بخش جواب دینا چاہیئے۔ ادھر واشنگٹن کے معتبر حلقوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ پاکستان کی درخواست پر آئزن ہاور کی حکومت فوری اقدام کرے گی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۴ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

سندھ میں دو مسلم لیگی امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے؟

حیدر آباد سندھ ۲۴ اپریل۔ صوبہ سندھ کی مجلس قانون ساز میں دو اور مسلم لیگی امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں ان میں ایک قاضی محمد اکبر ہیں جو حیدر آباد شہر کے حلقہ ۲ سے منتخب ہوئے ہیں۔ دوسرے حاجی غلام رسول جو ضلع نواب شاہ سندھ کے موضع مورو کے شمالی حصہ سے منتخب ہوئے ہیں۔ اب تک بارہ امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ ان میں سے دس مسلم لیگ کے امیدوار ہیں۔ ایک سندھ عوامی محاذ کا اور ایک آزاد ہندو امیدوار ہے

مسٹر نور الامین اور ان کے ساتھی اتوار کو ڈھاکہ روانہ ہونگے

ڈھاکہ ۲۴ اپریل۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین۔ دو وزیر اور دوسرے سیاسی لیڈر جو وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی طلبی پر کراچی آئے تھے۔ اتوار کو ڈھاکہ روانہ ہوں گے۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے چیف وہپ خواجہ نصر اللہ ان کے ساتھ نہیں جائیں گے کیونکہ وہ شاہ فیصل ثانی کی جانشینی میں شرکت کرنے کے لئے پاکستانی وفد کے ساتھ ۲ تاریخ کو بغداد ہو رہے ہیں۔ موجودہ سیاسی صورت حال پر بحث کرنے کے لئے مشرقی پاکستان صوبائی مسلم لیگ کونسل کا اجلاس اگلے مہینے کی ۹ تاریخ کو ڈھاکہ میں منعقد ہو گا۔

جنگ بند کرنے کی بات چیت کو اتوار تک ملتوی کر دیا جائے

کوریا میں کمیونسٹ وفد کا مطالبہ

منسان ۲۴ اپریل۔ آج پان من جون میں عارضی صلح کی بات چیت کرنے والے کمیونسٹ وفد نے اقوام متحدہ کے وفد سے درخواست کی کہ پورے طور پر جنگ بند کرنے کی بات چیت اتوار سے پہلے شروع نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ بات چیت آج شروع ہونے والی تھی کمیونسٹ وفد نے اس التوا کی کوئی وجہ نہیں بتائی۔ اقوام متحدہ کی کمان نے اس درخواست کو منظور کر لیا آج بھی کمیونسٹوں نے اپنے ۵۰۰ بیمار قیدیوں کے بدلے اقوام متحدہ کے ... [illegible]

کراچی میں میونسپل کارپوریشن کے انتخابات کا آغاز

وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کئی پولنگ سٹیشنوں کا معائنہ کیا

کراچی ۲۴ اپریل۔ آج کراچی میں بالغوں کے حق رائے دہندگی کی بنا پر کارپوریشن کے انتخابات شروع ہو گئے یہ انتخابات پاکستان بننے کے بعد پہلی بار ہو رہے ہیں۔ کراچی کے شہری انتخابات میں بے حد دلچسپی لے رہے ہیں۔ پولنگ سٹیشنوں پر کثیر تعداد میں ووٹ ڈالے گئے۔ بعض علاقوں میں انتخابات وقت پر شروع نہیں ہو سکے۔ ایسے علاقوں کے لئے چیف کمشنر نے حکم دیا ہے۔ کہ وہاں رات کے ۱۱½ بجے تک ووٹ ڈالے جائیں۔ باقی جگہوں پر شام کے ۶ بجے ووٹ ڈالنے بند ہو گئے — وزیر اعظم مسٹر محمد علی بھی کئی پولنگ سٹیشنوں پر گئے اور انہوں نے وہاں کے انتظامات کا معائنہ کیا ان کا ہر جگہ پر جوش استقبال کیا گیا۔ کئی جگہ انہوں نے لوگوں سے مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ ڈالنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا مضبوط مسلم لیگ ہی مضبوط حکومت کی ضامن ہے جس کی اس وقت سب سے زیادہ ضرورت ہے

مغربی جرمنی کے ایوان نے اتحادیوں سے کئے ہوئے معاہدوں کی توثیق ملتوی کر دی

بون ۲۴ اپریل۔ مغربی جرمنی کے ایوان زیریں نے اتحادیوں سے کئے ہوئے معاہدوں کی توثیق ملتوی کر دی ہے۔ ایوان نے ۱۸ کے مقابلہ میں ۲۰ کی اکثریت سے یہ فیصلہ کیا۔ کہ وفاقی آئینی عدالت یہ فیصلہ کرے کہ یہ معاہدے آئین کے مطابق ہیں یا نہیں۔ اس سے پہلے مغربی جرمنی کے چانسلر نے اپیل کی تھی کہ ان معاہدوں کی توثیق میں دیر نہ کی جائے۔ کیونکہ مغربی جرمنی یورپ کے ملکوں کی برادری کے ذریعہ ہی آزادی حاصل کر سکتا ہے۔

سٹیونسن رنگون پہنچ گئے

رنگون ۲۴ اپریل۔ امریکہ کے مشہور ڈیموکریٹک لیڈر مسٹر سٹیونسن ہندوستان اور پاکستان کا دورہ کرنے سے پہلے رنگون پہنچے وہ برما کا ۵ دن تک دورہ کریں گے۔

شہنشاہ ایران نے حسین اعلیٰ کا استعفےٰ منظور کر لیا

تہران ۲۴ اپریل۔ شہنشاہ ایران نے وزیر دربار مسٹر حسین اعلیٰ کا استعفےٰ منظور کر لیا ہے یاد رہے کہ وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے شہنشاہ سے درخواست کی تھی کہ وزیر دربار کو شہنشاہ کی بجائے حکومت مقرر کیا جائے۔ ادھر امریکہ نے بھی ایران کے لئے فنی امداد میں زیادتی کر دی ہے۔ اب ایران کو ۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کی امداد دی جا رہی ہے۔

تاج محل کے لئے پاکستان سے پتھر جائینگے

نئی دہلی ۲۴ اپریل۔ ہندوستان کے نائب وزیر تعلیم نے بتایا کہ تاج محل کی مرمت کے لئے بعض مخصوص قسم کے پتھر پاکستان سے منگائے جائیں گے۔ ان پتھروں کے لانے کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں

پنجاب کے دو افسر نئی دہلی روانہ ہو گئے

لاہور ۲۴ اپریل۔ حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری ایچ اے حمید اور صوبائی محکمہ مال کے سیکرٹری مرزا مظفر احمد پنجاب کی تقسیم کی کمیٹی کے فیصلوں پر عمل کرانے کے لئے آج لاہور سے نئی دہلی روانہ ہو گئے۔

— لنڈن ۲۴ اپریل۔ پاکستان کے ایک جرنلسٹ مسٹر نسیم احمد کو دولت مشترکہ کے نامہ نگاروں کی انجمن کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ مسٹر نسیم نے اپنا کام شروع کر دیا ہے

عبد القادر پرنٹر پبلشر نے کلیم پرنٹرز لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۵۳ء

غیر ملکی فنی امداد اور سرمایہ

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اپنی پریس کانفرنس میں فرمایا ہے کہ "ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے غیر ملکوں سے فنی امداد اور ملکی صنعتوں میں غیر ملکی سرمایہ کا میں خیر مقدم کرتا ہوں۔ لیکن اس طور سے نہیں جس سے ملک کی آزادی پر کسی قسم کا حرف آئے۔"

موجودہ اقتصادی دور میں کوئی ملک خواہ مادی دولت اور صنعت میں وہ کتنا ہی طاقتور ہو یہ دعوے نہیں کر سکتا۔ کہ وہ اقتصادی لحاظ سے دوسرے ملکوں کی امداد سے بے نیاز ہے۔ جس طرح ایک قصبہ یا شہر میں تمام شہری ایک دوسرے کی امداد کے محتاج ہوتے ہیں۔ تاکہ سب کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ اسی طرح اقوام اور ممالک بھی ایک دوسرے کے محتاج ہوتے ہیں۔ قدرت نے ایسا انتظام کیا ہوا ہے۔ کہ تمام ممالک کو یکساں ضروریات انسانی کی نعمتیں نہیں عطا کیں الا ما شاء اللہ کسی ملک میں اگر اناج زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ تو کسی ملک میں کوئلہ یا لوہا زیادہ ہوتا ہے کسی میں کپاس اور پٹ سن تو کسی میں کوئی اور اشیاء۔

البتہ یہ درست ہے کہ بعض ممالک اور اقوام دوسروں سے زیادہ عقلمند اور زیادہ محنتی بن گئی ہیں۔ اس طرح ترقی کی رفتار میں دوسروں پر فوقیت لے گئی ہیں۔ مگر ایسی اقوام بھی دوسروں سے بالکل بے نیازی کا دم نہیں بھر سکتیں۔ خواہ کوئی ملک مادی دولت میں کتنا ہی امیر ہو جائے۔ اور خواہ وہ صنعت و حرفت میں کتنی ہی ترقی کر جائے۔ پہلے کی نسبت آج یہ ایک واضح تر حقیقت ہے کہ وہ بھی دوسروں کی امداد کے بغیر گزارہ نہیں کر سکتا

ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت عام طور پر مغربی اقوام زیادہ عقلمند اور زیادہ محنتی ثابت ہو رہی ہیں۔ اس لئے ان کے پاس زیادہ مادی طاقت موجود ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان میں سے کوئی قوم ایسی نہیں ہے۔ جو یہ کہہ سکے کہ مجھے دوسری اقوام سے تعلق واسطہ نہیں بلکہ ایسی اقوام کی طاقت کا راز ہی یہ ہے۔ کہ وہ دوسری اقوام سے زیادہ امداد لیتی ہیں۔ گو ان کا ہر طریق کار بڑی حد تک منصفانہ نہیں۔ بلکہ اکثر ظالمانہ ہے۔ کیونکہ ایسی اقوام نے دوسری کمزور اقوام پر اپنی طاقت کا جادو ڈال رکھا ہے۔ اور لوٹ کھسوٹ سے ان کی دولت بھی لے جاتی ہیں۔

یہ طریق نہایت غیر مستحسن ہے۔ اور آج مظلوم قومیں اس کو سختی سے محسوس کرنے لگی ہیں۔ ایک مدت سے مغربی اقوام اسی طرح مشرقی اقوام کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتی چلی آئی ہیں۔ مگر اب وہ بیدار ہو گئی ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ مراکو سے لے کر انڈونیشیا تک بیداری کی لہر اٹھ رہی ہے۔ مگر پھر بھی ابھی مشکل یہ ہے کہ طاقتور قومیں مادی طاقت میں اتنی زیادہ ترقی کر چکی ہیں۔ کہ یہ بیداری خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں کر رہی۔ تمام مشرق میں ایک بے چینی اور بے اطمینانی کی روح پھیلی ہوئی ہے۔ اور دنیا کو اگر کوئی خطرہ ہے تو آج اسی وجہ سے ہے۔ کہ مشرقی اقوام اپنا حق قائم کرنا چاہتی ہیں۔ اور مغربی طاقتور اقوام انہیں روک رہی ہیں۔ اس کشمکش کی اصل وجہ یہ ہے کہ مشرق میں بہت سا خام مال قدرتاً پیدا ہوتا ہے۔ اور مغربی اقوام جو مشینری وغیرہ میں تمام دنیا پر فوقیت لے گئی ہیں۔ اس خام مال کو بہت سستے داموں حاصل کر لیتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن ملکوں میں خام مال کی دولت ہے۔ وہ اقتصادی لحاظ سے پست سے پست تر رہتے ہیں۔ مگر مغربی اقوام اس خام مال کو سستے داموں حاصل کر کے صنعت و حرفت میں کمال ہونے کی وجہ سے ایسی صورت میں ڈھال سکتے ہیں۔ کہ جس سے ان کو مال کی اصل قیمت سے دس بیس گنا نہیں بلکہ سینکڑوں گنا زیادہ منافع ہوتا ہے۔ اور اس طرح سے وہ بہت سا فالتو سرمایہ جمع کر لیتی ہیں۔

آج دنیا کا اس بے انصافی کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور ان اقوام کی جیرہ دستیوں سے تنگ آکر تمام مشرقی اقوام ایک ہیجان میں مبتلا ہیں اور چاہتی ہیں۔ کہ جو خام مال ان کے ملکوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اپنے ملک کو حاصل ہو مگر مشینری وغیرہ کے فقدان کی وجہ سے فی الحال ایک بحرانی حالت طاری ہے۔ اس کی واضح ترین مثال ایرانی تیل کی ہے۔ اینگلو ایرانین کمپنی اپنے علم اور سامان کی وجہ سے ایک مدت سے ایرانی تیل پر قابض چلی آ رہی تھی۔ اور سالانہ اربوں روپیہ کما رہی تھی۔ مگر ایرانیوں کو صرف ایک نہایت تھوڑا سا حصہ اس قدرتی دولت سے ملتا تھا۔ جو در اصل ان کی ملکیت تھی۔ جس سے ایران کی اقتصادی حالت روز بروز کمزور ہوتی چلی گئی۔ اور برطانیہ ہر طرح سے ان پر سوار رہا۔

آخر یہ برداشت کی حد سے گزر گئی اور ایرانی بیدار ہو گئے۔ اگر اینگلو ایرانین کمپنی انصاف سے کام لیتی۔ اور صرف اپنی محنت اور سرمایہ کے لحاظ سے فی صدی منافعہ خود لیتی۔ اور باقی تمام دولت ایران کے کام آتی۔ تو یقیناً یہ صورت حال نہ ہوتی جو آج اسکو درپیش ہے۔

اس لحاظ سے غیر ملکی سرمایہ سے خطرہ ضرور ہے۔ مگر حالات کے تقاضا کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کے بغیر چارہ بھی نہیں۔ کیونکہ ہم اپنے ملک کی ضرورت کے لئے نہ تو سرمایہ رکھتے ہیں۔ اور نہ ہمیں صنعت میں وہ کمال حاصل ہے۔ جو بعض غیر ممالک کو حاصل ہے۔ اس لئے غیر ملکی فنی امداد اور سرمایہ کو دھتکارنا ممکن نہیں۔ اس کے بغیر موجودہ حالات میں ہم اپنی اقتصادی حالت کو درست نہیں کر سکتے۔ مگر ایسا کرنے میں اول تو ہمیں سخت احتیاط کی ضرورت ہے اور ہمیں چاہیئے کہ غیر ملکوں سے جو یہاں سرمایہ لگانے پر آمادہ ہوں ایسی شرائط طے کریں۔ جن سے جیسا کہ وزیر اعظم نے اشارہ کیا ہے۔ ہماری آزادی پر کوئی حرف نہ آئے۔ اور صرف ان ملکوں سے امداد لیں جو اپنے واجبی فائدہ سے زیادہ کے طلبگار نہ ہوں۔ جو ہماری دولت کا زیادہ حصہ ہمارے ملک ہی میں رہنے دیں۔ اور ہماری اقتصادی حالت کو سنوارنے میں منصفانہ رویہ اختیار کریں۔

اب دنیا کے حالات ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ سرمایہ لگانے والے ممالک بھی قدیم قسم کی لوٹ کھسوٹ کا طریق اختیار نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ مجبور ہیں کہ جس ملک میں وہ اپنا سرمایہ لگائیں وہاں اقتصادی حالات گرنے نہ پائیں۔ ورنہ خود ان کے سرمایہ کو خطرہ لگا رہے گا۔ پھر ایسے ممالک کو بھی اب احساس ہو رہا ہے کہ دنیا کی سیاسی حالت پلٹا کھا چکی ہے۔ اب زیادہ دیر تک دوسری اقوام سے ناجائز انتفاع نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ مادی طاقت کے رعب سے انہیں ہمیشہ کے لئے غلام رکھا جا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی سرمایہ دار قوم اب کھلم کھلا دوسرے ممالک کو ان کی مرضی کے خلاف سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے اور صرف اپنے مفاد کے پیش نظر زیادہ دیر تک محکوم نہیں رکھ سکتی۔ ایرانی تیل کے واقعہ نے ان اقوام پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ جب کوئی قوم اپنے حقوق منوانے پر کھڑی ہو جائے۔ تو کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اسکے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔

پاکستان خدا کے فضل سے اب ایک آزاد قوم ہے۔ اور ہمیں امید ہے جیسا کہ وزیر اعظم نے کہا ہے۔ اس کے نمائندے کبھی اجازت نہیں دینگے۔ کہ کوئی غیر ملک سرمایہ لگانے کے بہانے ہماری آزادی کو جو ہم نے اتنی قربانیوں کے بعد حاصل کی ہے ہم سے چھین سکے۔ انگریزی ضرب المثل کے مطابق اس ہاتھ لے اور اس ہاتھ دے کا سودا ہی ہو سکتا ہے۔ جو غیر ملکی لوگ ہمارے ملک میں سرمایہ لگانے کے خواہشمند ہیں۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ ان تقاضوں سے ہم سے زیادہ واقف ہیں۔ جو موجودہ زمانے میں فطرتاً ہر قوم میں زندہ ہو چکے ہیں۔ اور اگر وہ ہم سے نفع مند سودا کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو وہ شرائط ملحوظ رکھنا ہونگی۔ جو مشرقی اقوام کی نئی بیداری کی وجہ سے لازم ہو گئی ہیں۔ ایک فقرے میں اسکو یوں ادا کیا جا سکتا ہے۔ کہ جس ملک سے وہ کمائیں اسی میں اپنی کمائی کا بیشتر حصہ خرچ بھی کریں۔ اور اس پیالے میں چھید کرنے کی کوشش نہ کریں۔ جس میں سے کھاتے ہیں۔

زکوٰۃ ان پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا

سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام

دشمنوں کے ساتھ سلوک کے متعلق چار اصولی ہدایات

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو و اسألوا اللہ العافیۃ واذا لقیتموھم فاصبروا و اعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف (مسلم)

ترجمہ۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے مسلمانو دشمن کے مقابلہ کی کبھی تمنا نہ کیا کرو۔ اور خدا سے امن وعافیت کے خواہاں رہو۔ لیکن جب دشمن کے ساتھ تمہارا ٹکراؤ ہو جائے۔ تو پھر صبر اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

تشریح۔ یہ حدیث دشمنوں کے ساتھ سلوک اور فلسفۂ جہاد کے متعلق اسلامی تعلیم کا نہایت لطیف خلاصہ پیش کرتی ہے۔ جو چار اصولی باتوں میں آجاتا ہے۔

(۱) دشمن کے ساتھ لڑنے کی کبھی خواہش نہ کرو۔ اور نہ اس پر حملہ کرنے میں اپنی طرف سے پہل کرو

(۲) ہمیشہ خدا سے امن اور عافیت کے خواہاں رہو۔

(۳) اگر دشمن کی طرف سے پہل ہونے پر اس کے ساتھ لڑائی کی صورت پیدا ہو جائے تو پھر کامل صبر اور استقلال کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرو۔

(۴) مقابلہ کی صورت میں تسلی رکھو کہ دو انعاموں میں سے ایک انعام بہرحال تمہیں مل کر رہے گا۔ یعنی یا تو تم فتح پاؤ گے۔ اور یا شہادت حاصل کرو گے۔

جنگوں کے متعلق خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی دنیا کا کوئی مذہب یا کوئی ملک اور تاریخ عالم کا کوئی زمانہ اس سے بہتر ضابطۂ اخلاق پیش نہیں کر سکتا۔ اور ضمناً اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام دین کے معاملہ میں جبر کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کیونکہ اگر لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کی اجازت ہوتی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کبھی یہ ارشاد نہ فرماتے کہ تم دشمن کے مقابلہ کی خواہش نہ کرو۔ جبر کرنے والا تو خود موقعہ تلاش کر کر کے دوسروں پر حملہ آور ہوتا ہے تاکہ انہیں مغلوب کر کے اپنے رنگ میں ڈھال لے۔ پس آپ کا یہ فرمانا کہ کبھی دشمن کے مقابلہ کی خواہش نہ کرو۔ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ اسلام دین کے معاملہ میں قطعاً جبر کی اجازت نہیں دیتا۔ اور یہ وہی تعلیم ہے جو قرآن شریف نے ان الفاظ میں صراحتاً بیان فرمائی ہے کہ لا اکراہ فی الدین یعنی دین کے معاملہ میں جبر کرنا ہرگز جائز نہیں۔

پھر ایک طرف مسلمانوں کو پہل کرنے سے روکنا اور دوسری طرف انہیں صبر کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی تلقین کرنا اس لطیف حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ گو اسلام مسلمانوں کو ظالم بننے سے بہرحال روکتا ہے مگر وہ مسلمانوں کے دلوں میں سے موت کا خوف بھی قطعی طور پر نکالنا چاہتا ہے۔ اور یہی وہ وسطی تعلیم ہے جو قوموں کی ترقی کی بنیاد بنا کرتی ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ اپنے نفسوں کو روک کر رکھیں اور کسی صورت میں بھی ظالم نہ بنیں۔ اور دوسری طرف وہ موت کے سامنے ایسے بہادر اور بے خطر ہوں کہ تلواروں کے سایہ میں جنت کا نظارہ دیکھیں۔ (چالیس جواہر پارے)

درخواست دعا

"خاکسار عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔
عطاء الٰہی محلہ حاجی پورہ نالہ موسیٰ

طفلِ معصوم

—(۱)—

دردسے چُور چُور دل میرا
اکثر اوقات یوں دھڑکتا ہے
طفلِ معصوم جس طرح کوئی
خواب میں چونک کے بلکتا ہے۔

—(۲)—

طفلِ معصوم جیسے رو رو کر
ماں کی آغوش میں سکوں پائے
کاش یہ دردمند دل میرا
یوں خدا کے حضور جھک جائے

عبدالمنان ناہید

خدام الاحمدیہ کا سالِ رواں کا پروگرام

یکم فروری ۱۹۵۳ء سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ سال رواں کے لئے مجلس مرکزیہ نے حسب ذیل پروگرام مرتب کیا ہے۔ یہ پروگرام اصولی ہے۔ اس کی روشنی میں ہر مجلس مقامی حالات کے مطابق اس کی تفصیلات اور طریق کار طے کر سکتی ہے۔

۱۔ شعبۂ تبلیغ

(۱) ہر خادم مہینہ میں کم از کم ایک دن تبلیغ کے لئے وقف کرے۔

(۲) ہر خادم عہد کرے کہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کی پوری کوشش کرے گا۔

(۳) رشتہ داروں میں تبلیغ کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اس سکیم کے مطابق مجالس اپنی اپنی جگہ تنظیم اور ترتیب کے ماتحت خدام سے عمل کرائیں۔ اردگرد کے علاقوں کو حلقوں میں تقسیم کر لیا جائے۔ اور وہاں خدام باقاعدگی کے ساتھ جائیں۔ اور ان پر جس قسم کے اعتراضات ہوں وہ نوٹ کر کے قائد کے توسط سے مرکز میں بھجوائیں۔

۲۔ شعبۂ خدمت خلق

(۱) ہر خادم فرسٹ ایڈ سیکھے

(۲) اے۔ آر۔ پی کی تربیت زیادہ سے زیادہ حاصل کی جائے۔

(۳) اسٹیشنوں اور لاریوں کے اڈوں پر خدام باری باری جا کر مسافروں کی راہ نمائی کریں۔ اور معذوروں کا بوجھ اٹھانے میں مدد کریں

مقامی ڈاکٹروں کے ساتھ بات کر کے خدام کو فرسٹ ایڈ سکھانے کا خاص انتظام کیا جائے اور دیکھا جائے کہ کون کون خادم فرسٹ ایڈ جانتا ہے اور کس حد تک۔ اسی طرح مقامی طور پر اے۔ آر۔ پی کی تربیت حاصل کی جائے۔

۳۔ شعبۂ تجنید

ہر جماعت میں خدام الاحمدیہ کو منظم طور پر قائم کیا جائے۔ کوئی جگہ ایسی نہ رہے جہاں جماعت تو قائم ہو۔ لیکن وہاں خدام الاحمدیہ قائم نہ ہو۔ اگر کسی جگہ ایک ہی ایسا نوجوان ہے تو وہی مجلس کے پروگرام پر عمل کرے اور مرکز میں اپنا اندراج کرائے۔ اسی طرح یہ دیکھا جائے کہ ہر مجلس کے جملہ خدام نے فارم رکنیت پُر کر دیا ہے ہم یا نہیں۔ اگر نہیں تو پُر کر کے جلد تر مرکز میں بھجوایا جائے۔ مقامی خدام کا ریکارڈ مکمل طور پر جملہ کوائف کے ساتھ رکھا جائے۔ قریب کی جماعتوں میں جہاں خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہے وہاں گروپ بنا کر مجلس قائم کی جائے۔

(باقی)

حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

اپنے مشن پر کامل یقین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے نظیر محبت

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

جہاں تک ان اخلاق کا سوال ہے۔ جو دین اور ایمان سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ میں دو خلق خاص طور پر نمایاں نظر آتے تھے۔ اوّل اپنے خدا اور مشن پر کامل یقین۔ دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے نظیر عشق و محبت۔ یہ دو اوصاف آپ کے اندر اس کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ کہ آپ کے ہر قول و فعل اور ہر حرکت و سکون میں ان کا ایک زبردست جلوہ نظر آتا تھا۔ بسا اوقات اپنے خدا داد مشن اور الہامات کا ذکر کر کے فرماتے تھے۔ کہ مجھے ان کے متعلق ایسا ہی یقین ہے۔ جیسا کہ دنیا کی کسی چیز کے متعلق زیادہ سے زیادہ یقین ہو سکتا ہے۔ اور بعض اوقات اپنی پیشگوئیوں کا ذکر کر کے فرماتے تھے۔ کہ چونکہ وہ خدا کے منہ سے نکلی ہوئی ہیں۔ اس لئے وہ ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔ اور اگر وہ پوری نہ ہوں۔ تو میں اس بات کے لئے تیار ہوں۔ کہ مجھے مفتری قرار دے کر بر سر عام پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا جائے۔ تا کہ میرا وجود دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔ اپنے الہام کے قطعی ہونے کے متعلق اپنی ایک فارسی نظم میں فرماتے ہیں

آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا
واں یقینے کلیم بر تورات
واں یقیں ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ است لعین (نزول المسیح)

"یعنی جو یقین کہ حضرت عیسیٰؑ کو اس کلام کے متعلق تھا۔ جو ان پر نازل ہوا۔ اور جو یقین کہ حضرت موسیٰ کو تورات کے متعلق تھا۔ اور جو یقین کہ نبیوں کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اوپر نازل ہونے والے کلام کے متعلق تھا۔ میں یقین کی رو سے ان میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔ اور جو شخص جھوٹا دعویٰ کرتا ہے وہ لعنتی ہے۔"

ایک اور موقعہ پر اپنے منثور کلام میں فرماتے ہیں:-

"یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں۔ اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو مجھ پر نازل ہوا۔ یقینی اور قطعی ہے۔ اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا۔ کہ یہ آفتاب اور یہ اس کی روشنی ہے۔ ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے۔ اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر" (تجلیات الٰہیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت و عشق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش
در ہر مکاں ندائے جمال محمدؐ است

"یعنی میرے جان و دل آنحضرت صلعم کے حسن و جمال پر قربان ہیں۔ اور میں آپ کے آل و عیال کے کوچہ کی خاک پر نثار ہوں۔ میں نے اپنے دل کی آنکھ سے دیکھا۔ اور ہوش کے کان سے سنا ہے۔ کہ ہر کون و مکان میں محمد صلعم ہی کے جمال کی ندا آ رہی ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:-

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
جانم فدا شود براہ دین مصطفیٰ
ایں است کام دل اگر آید میسرم (ازالہ اوہام)

"یعنی خدا سے اتر کر میں محمد صلعم کے عشق کی شراب سے متوالا ہو رہا ہوں۔ اور اگر یہ بات کفر میں داخل ہے۔ تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔ میرے دل کا واحد مقصد یہ ہے کہ میری جان محمد صلعم کے دین کے رستے میں قربان ہو جائے۔ خدا کرے کہ مجھے یہ مقصد حاصل ہو جائے۔"

پھر فرماتے ہیں:-

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی یہ والہانہ محبت محض ذہنی یا نمائشی محبت نہیں تھی۔ بلکہ آپ کے ہر قول و فعل اور ہر حرکت و سکون میں اس کی ایک زندہ اور زبردست جھلک نظر آتی تھی۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ اہل محبت کی ایک عام اور دلچسپ مثال ہے۔ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعودؑ نہایت درجہ صلح القلب اور ملنسار تھے۔ اور ہر دوست و دشمن کو انتہائی خوش اخلاقی کے ساتھ ملتے تھے۔ جب پنڈت لیکھرام نے آپ کے آقا اور محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سخت بد زبانی سے کام لیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا۔ تو آپ نے پنڈت صاحب کا سلام تک قبول کرنا پسند نہ کیا۔ اور دوسری طرف منہ پھیر کر خاموش ہو گئے۔ اور جب کسی ساتھی نے دوبارہ توجہ دلائی۔ تو غیرت اور غصہ کے الفاظ میں فرمایا کہ:-

"ہمارے آقا کو گالیاں دیتا ہے
اور ہمیں سلام کرتا ہے!"

بظاہر یہ ایک معمولی سا واقعہ ہے۔ مگر اس سے عشق و محبت کے اس اتھاہ سمندر پر بے انتہا روشنی پڑتی ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کے دل میں موجزن تھا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق یہ روایت بھی چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ کہ ایک دفعہ آپ علیحدگی میں ٹہلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درباری شاعر حسان بن ثابت کا یہ شعر تلاوت فرما رہے تھے۔ اور ساتھ ساتھ آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے جا رہے تھے کہ:-

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

"یعنی اے محمد صلعم تو میری آنکھ کی پتلی تھا پس تیری وفات سے میری آنکھ اندھی ہو گئی ہے۔ اور اب تیرے بعد جس شخص پر چاہے موت آ جائے مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ کیونکہ مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا۔ جو واقع ہو گئی۔"

راوی بیان کرتا ہے۔ کہ جب آپ کے ایک مخلص رفیق نے آپ کو اس وقت کی حالت میں دیکھا تو گھبرا کر پوچھا کہ "حضرت! یہ کیا معاملہ ہے؟" آپ نے فرمایا "کچھ نہیں میں اس وقت یہ شعر پڑھ رہا تھا۔ اور میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو رہی تھی۔ کہ کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا۔"

مذہبی بزرگوں کا احترام

مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے یہ معنی نہیں تھے کہ آپ دوسرے بزرگوں کی محبت سے خالی تھے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے آپ کے دل میں دوسرے پاک نفس بزرگوں کی محبت کو بھی ایک خاص جلا دے دی تھی۔ اور آپ کسی بزرگ کی بھی ہتک گوارا نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ اپنے اصحاب کی ایک مجلس میں یہ ذکر فرما رہے تھے۔ کہ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت ضروری ہے۔ اور امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ پڑھ لینی چاہئے۔ اس پر حاضرین میں کسی شخص نے عرض کیا۔ کہ حضور! کیا سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی؟ آپ نے فوراً فرمایا "نہیں نہیں ہم ایسا نہیں کہتے کیونکہ حنفی فرقہ کے کثیر التعداد بزرگ یہ عقیدہ رکھتے رہے ہیں۔ کہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت ضروری نہیں اور ہم ہرگز یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ ان بزرگوں کی نماز نہیں ہوئی۔"

اسی طرح آپ کو غیر مسلم قوموں کے بزرگوں کی عزت کا بھی بہت خیال تھا۔ اور ہر قوم کے تسلیم شدہ مذہبی بزرگوں کو بڑی عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ بلکہ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کے نام کو عزت کے ساتھ دنیا میں قائم کر دیتا ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں انسانوں کے دلوں میں اس کی بزرگی کا خیال بٹھا دیتا ہے۔ اور اس کے سلسلہ کو استقلال اور دوام حاصل ہو جاتا ہے۔ تو ایسا شخص جسے اس قدر قبولیت حاصل ہو جائے جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اور ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ سچوں کی طرح ان کی عزت کرے۔ اور کسی رنگ میں اس کی ہتک کا مرتکب نہ ہو۔ اس معاملہ میں خود اپنے مسلک کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

ما ہمہ پیغمبراں را چاکریم
ہمچو خاکے اوفتادہ بر درے
ہر رسولے کو طریق حق نمود
جان ما قرباں برآں حق پرورے

"یعنی میں ان تمام رسولوں کا خادم ہوں۔ جو خدا کی طرف سے آتے رہے ہیں اور میرا نفس ان پاک روحوں کے دروازے پر خاک کی طرح پڑا ہے ہر رسول جو خدا کا رستہ دکھانے کے لئے آیا ہے خواہ وہ کسی زمانہ اور کسی ملک میں آیا ہو میری جان اس خادم دین پر قربان ہے۔" (سلسلہ احمدیہ)

قربِ الٰہی کی سچی تڑپ رکھنے والے دل پر

اللہ تعالیٰ کی پانچ تجلیات

ہر وہ شخص جو قربِ الٰہی کا متمنی ہوتا ہے۔ وہ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے جب صدقِ دل سے جدوجہد کرتا ہے۔ تو اسے اپنے باطن میں ایک نور محسوس ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ میرا قدم صحیح راستہ پر ہے۔ یہ نور گو مختلف صورتوں اور اشکال میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ مگر اس کی پہلی تجلی یہ ہوتی ہے۔ کہ اسکی ضمیر اور اعمال میں یگانگت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح وہ اس جلن اور سوزش سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ جو بعض دفعہ اعمال اور ضمیر کے عدمِ اتحاد کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور بظاہر تو انسان کہہ رہا ہوتا ہے۔ کہ میں نے بڑا اچھا کام کیا۔ مگر اندرونی طور پر ضمیر اسے ملامت کر رہی ہوتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ تو نے بہت بُرا کیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔ کہ تم ہم سے کیا پوچھتے ہو۔ کہ اسلامی احکام پر چلنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ تم کفار سے پوچھ دیکھو۔ وہ کبھی بعض دفعہ حسرت بھرے دل سے کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ کاش ایسی تعلیم ہمارے پاس ہوتی۔ گویا ان کی تعلیم ان کے ضمیر کو مطمئن نہیں کر سکتی۔ مگر اسلامی تعلیم نہ صرف مومنوں کو تسلیمِ قلب عطا کرتی ہے۔ بلکہ دوسرے بھی اس تعلیم کو رشک کی نگاہوں سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ یہ پہلا تغیر ہے۔ جو ایک نیک شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ ضمیر کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے اعمال نیکی کے قالب میں ڈھل جاتے ہیں۔

تکبر سے نجات

دوسرا تغیر ایسے شخص کے قلب میں یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ نیکی کا کام کر کے یا کسی بدی سے بچ کر اس کے دل میں تکبر پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ہر نیکی کو اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نیکیوں پر فخر کرنے سے منع کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ھو اعلم بکم اذ انشاکم من الارض و اذ انتم اجنۃ فی بطون امھاتکم فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی (سورہ نجم) کہ خدا نے جب تمہیں زمین میں سے پیدا کیا۔ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بصورت جنین تھے۔ اس وقت سے وہ تمہیں خوب جانتا ہے۔ پس تم اپنے آپ کو پاک مت کہو۔ وہ آپ جانتا ہے۔ کہ تم میں سے کون پاک ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ مومن وہ ہیں۔ الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ جو اپنے اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ تو کرتے ہیں۔ مگر احسان نہیں جتلاتے۔ اور نہ تکبر میں مبتلا ہو کر دوسرے کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔

پس قربِ الٰہی کے راستہ میں دوسری مشعل یہ روشن ہوتی ہے۔ کہ نیکیوں پر عجب یا فخر کے خیالات کا پیدا ہونا بالکل رک جاتا ہے۔

رضائے الٰہی کے حصول کیلئے بے تابی

تیسرا تغیر انسانی قلب میں یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ مخلوق سے اسکی نگاہ کلیۃً اٹھ جاتی ہے۔ وہ نیکیاں کرتا ہے۔ مگر ریا یا شہرت کے لئے نہیں بلکہ محض اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اور وہ دنیا کی ہر نعمت چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے بشرطیکہ اس کا خدا اسے مل جائے۔ اللہ تعالیٰ اسی مقام کا قرآن کریم میں ان الفاظ میں ذکر فرماتا ہے۔ کہ تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا۔ کہ مومن رکوع و سجود کرتے اور عبادات کو بحسن تمام بجا لاتے ہیں۔ مگر لوگوں کے دکھاوے کے لئے نہیں۔ بلکہ محض رضاء باری تعالیٰ کے حصول کے لئے۔ اسی طرح فرمایا۔ الذین اخرجوا من دیارھم و اموالھم یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا و ینصرون اللہ و رسولہ اولٰئک ھم الصادقون۔ کہ وہی لوگ اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں۔ جو وطنوں سے بے وطن کئے گئے۔ اپنی جائیدادوں سے علیحدہ کئے گئے۔ مگر انہوں نے ان تمام تکالیف کو برداشت کیا تاکہ ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

غرض وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا بھوکا ہوتا ہے۔ اور ہر کام کے کرتے وقت اس کے مدنظر صرف رضائے الٰہی رہتی ہے۔ اس سے ہر سالک یہ اندازہ لگا لیتا ہے۔ کہ وہ قربِ الٰہی کے راستہ پر ہی جا رہا ہے۔ ادھر اُدھر بھٹک نہیں رہا۔

خدا تعالیٰ کا نام سن کر جوش فرو ہو جانا

چوتھا تغیر انسانی قلب میں یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ خواہ وہ کتنے ہی جوش کی حالت میں ہو۔ خدا تعالیٰ کا نام سن کر اس کا دل ڈر جاتا ہے۔ اور وہ فوراً یہ سوچنے لگ جاتا ہے کہیں میرا قدم غلط راہ پر تو نہیں جا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم و اذا تلیت علیھم اٰیاتہ زادتھم ایمانا و علیٰ ربھم یتوکلون۔ کہ مومن وہی ہیں۔ جن کے سامنے جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور جب اس کے نشانات کا ان کے پاس ذکر ہوتا ہے۔ تو ان کے ایمان زیادہ قوی ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہوئے آگے کی طرف اپنا قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح فرمایا۔ و بشر المخبتین الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم۔ کہ ان عاجزی کرنے والے بندوں کو خوشخبری دے۔ جو خدا کے ذکر پر ڈر جاتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم و قلوبھم الیٰ ذکر اللہ۔ (زمر) کہ خدا تعالیٰ نے وہ کتاب نازل فرمائی ہے۔ جس میں ہر قسم کی اچھی باتوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اور جس میں تقویٰ اور ہدایت کی نصائح کو بار بار دہرایا گیا ہے ان آیات کے سننے سے وہ لوگ جو اپنے دل میں خشیت اللہ رکھتے ہیں۔ کانپ اٹھتے ہیں۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت میں گداز ہو کر گر پڑتے ہیں۔ اور ان کے قلوب اپنے رب کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں۔ غرض یہ چوتھی کیفیت ہے۔ جو ایک مومن کے دل میں اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب وہ راہِ سلوک طے کر رہا ہوتا ہے۔

ہمدردیٔ مخلوق کا جذبہ

پانچواں تغیر انسانی قلب میں یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کے قلب میں لوگوں کی ہمدردی اور محبت بڑھتی اور ان کی نجات کا فکر اسے کھائے جاتا ہے۔ گویا لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین کا پرتو اس کے قلب پر بھی پڑتا اور وہ اشاعتِ اسلام اور لوگوں کو ضلالت سے نکالنے کے لئے بے تاب رہنے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ کہ تم خیر امت ہو۔ جو لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ اور تمہارا کام یہ ہے۔ کہ تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کام لو۔ غرض وہ ہمدردیٔ خلق اللہ کا نمونہ بن جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور مخلوقِ خدا پر شفقت اس کے کام کا محور ہوتی ہے۔

مہتمم تعلیم و تربیت و زعماء صاحبان انصار جلد توجہ فرماویں

بیرونی مجالس انصار اللہ کی طرف سے اراکین انصار کے کوائف والی فہرستیں موصول ہونے پر دفتر ہذا سے ایسے اراکین انصار کے بارے میں ہدایات بھجوائی جاتی ہیں۔ جن کو سادہ قرآن کریم بھی پڑھنا نہیں آتا۔ کہ ان کو چھ ماہ کے اندر یسرنا القرآن ختم کرا کر قرآن کریم شروع کرا دیا جاوے۔ تا کوئی انصار خواہ کتنی ہی عمر کا ہو۔ ایسا نہ رہے۔ جس کو کم از کم قرآن کریم ناظرہ بھی نہ آتا ہو۔

بعض مہتممین و زعماء صاحبان انصار نے اس بارے میں مرکز یہ دفتر انصار اللہ کو حسب ہدایات معلومات بہم نہیں پہنچائیں۔ لہٰذا بذریعہ اس اعلان کے تاکید کی جاتی ہے۔ کہ اپنے ہاں کے انصار کی تعلیم کا انفرادی یا مجموعی طور پر جو کچھ انتظام کیا ہو۔ مرکز کو جلد رپورٹ بھجوائیں۔ مزید کسی یاددہانی کی ضرورت نہ سمجھیں۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ تعلیم و تربیت)

ہفتہ وار جائزہ

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اپنی ہفتہ وار مجالس میں اس امر کا جائزہ لیتے رہیں۔ کہ

- ان کی مجلس کے کتنے اراکین قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں
- کتنے نماز باجماعت جانتے ہیں
- کتنوں کو اردو لکھنا پڑھنا آتا ہے۔
- کتنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں۔

میں اور میرے رفقاء نظم و نسق سے ہر قسم کی بدعنوانی کو دور کرنے کیلئے ہر ممکن اقدام کریں گے

وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی پریس کانفرنس

وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی پریس کانفرنس کا کچھ حصہ کل کے اخبار میں دیا جا چکا ہے۔ بقیہ حصہ آج دیا جاتا ہے:

وزیر اعظم نے پریس کانفرنس میں کہا۔ میں صرف اسی وقت تک اس عہدے پر رہوں گا۔ جب تک میں عوام کی کما حقہٗ خدمت کرتا ہوں۔ اور جب تک مجھے عوام اور پارلیمنٹری پارٹی کا اعتماد حاصل رہے۔ اگر کسی وقت مجلس قانون ساز کو مجھ پر اعتماد نہ رہا۔ تو میں اپنے عہدے سے استعفٰی دے دوں گا۔ وزیر اعظم نے یہ اعلان اس سوال کے جواب میں کیا تھا۔ کہ آپ گورنر جنرل کے دفعہ ۱۰ء گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۳۵ء کے تحت اختیارات کی رو سے کب تک برسر اقتدار رہ سکیں گے۔ جب وزیر اعظم سے پوچھا گیا کہ آیا گورنر جنرل نے ناظم الدین کابینہ کو برطرف کرنے سے پہلے اور نئے وزیر اعظم کو وزارت بنانے سے پہلے پارلیمنٹری پارٹی سے مشورہ کر لیا تھا۔ تو انہوں نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ گورنر جنرل نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا۔ جب وزیر اعظم سے یہ سوال کیا گیا۔ کہ کیا گورنر جنرل نے ناظم الدین کابینہ کو آئین کے مطابق برطرف کیا تھا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ گورنر جنرل نے آئین کے تحت اپنے اختیارات سے کام لیا۔ اس بارے میں دو رائیں نہیں ہیں۔ جب وزیر اعظم سے کہا گیا۔ کہ انہوں نے اپنی کابینہ میں ایسے لوگ شامل کئے ہیں۔ جو دستور ساز اسمبلی کے ممبر نہیں ہیں۔ مثلاً خود وزیر اعظم بھی دستوریہ کے ممبر نہیں ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ میں نے ۴۹ء میں اپنی نشست سے استعفٰی دے دیا تھا۔ اس کا امکان ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے اور ممبروں کو کابینہ میں شامل کیا جائے۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ آپ ان لوگوں کو منتخب کس طرح کرائیں گے۔ جبکہ دستوریہ میں زیادہ سیٹیں خالی نہیں ہیں۔ تو وزیر اعظم نے کہا۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ مشرقی بنگال سے ایک سیٹ خالی ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں یقیناً مجلس دستور کا جلسہ طلب کراؤں گا۔ لیکن اس کے لئے کوئی قطعی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ میں نے اپنی گذشتہ پریس کانفرنس میں وعدہ کیا تھا۔ کہ میں ایک ہفتے کے اندر اندر دوسری پریس کانفرنس طلب کروں گا۔ لیکن مجھے ابھی اتنا وقت نہیں ملا۔ کہ میں سرکاری پالیسیوں کا مطالعہ کر سکوں۔ چنانچہ میں آج کسی سرکاری پالیسی کا اعلان نہیں کر سکتا۔ میں اخبار نویسوں کو یہ یقین پہلے ہی دلا چکا ہوں۔ کہ میں سرکاری پالیسیاں ظاہر کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً پریس کانفرنسیں طلب کرتا رہوں گا۔ وزیر اعظم محمد علی سے دریافت کیا گیا۔ کہ آپ نے اپنی کابینہ میں ایک بھی ایسا آدمی شامل نہیں کیا۔ جو مسلم لیگ کا اعلیٰ لیڈر رہا ہو۔ کیا آپ کی پالیسی مسلم لیگی لیڈروں کو نظر انداز کرنے کی ہے۔ وزیر اعظم کے کہنے پر سوال کرنے والے نامہ نگار نے کہا۔ اعلیٰ مسلم لیگی لیڈروں سے میرا مطلب ان لوگوں سے ہے جنہوں نے حصول پاکستان کی جدوجہد میں حصہ لیا تھا۔ وزیر اعظم نے کہا۔ ایسے لوگ میری کابینہ میں ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اعلان کیا۔ کہ وہ اور ان کے ساتھی نظم و نسق میں سے ہر قسم کی بدعنوانی کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن اقدام کریں گے۔ وزیر اعظم سے پوچھا گیا۔ کہ آپ اپنی حکومت کو مسلم لیگ کی حکومت کہتے ہیں۔ کیا آپ نے اس کی تشکیل کے وقت صدر مسلم لیگ سے مشورہ کیا تھا۔ اس کا جواب انہوں نے نفی میں دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ سیکیورٹی ایکٹ کی تنسیخ کے متعلق ابھی تک کوئی پالیسی مرتب نہیں کی گئی ہے۔ لیکن میں ایسے تمام مشورے قبول کروں گا جن سے مجھے یا میری حکومت کو مدد ملے۔ میں ایسی ہدایت چاہتا ہوں۔ کہ میں اپنے ملک اور عوام کی صحیح خدمت کرتا رہوں۔ ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا وہ اس مقصد کے لئے کابینہ سے الگ کوئی "دانشکدہ" مقرر کریں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ کابینہ اپنی جگہ پر ہے۔ لیکن میں کابینہ کے باہر کے لوگوں سے نظم و نسق چلانے میں مدد لوں گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر ایک اچھا کام کرنے والی موثر اور ایماندار حکومت قائم کرنے کے لئے ضرورت پڑی۔ تو باہر سے بھی آدمی بلائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ خواجہ ناظم الدین کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۳۵ء کی دفعہ ۱۵۰ کے تحت پنشن دی جائے گی۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا پبلک لائف میں مسلم لیگ کی صدارت بھی شامل ہے یا نہیں۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ اس کا فیصلہ کرنے کے لئے قانونی مشورہ لیا جائے گا۔ سیاسی کام کرنے والوں کو پبلک کام کرنے والے کہا جاتا ہے۔ اور سیاسی عہدے پبلک کام کی تعریف میں آسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ پنشن صرف ان لوگوں کو دی جاتی ہے۔ جو تنخواہ دار عہدوں سے ریٹائر ہوں۔ اور ایسی پنشن لینے والا کوئی اور تنخواہ دار سرکاری ملازمت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ پنشنوں کا معاملہ ہر اس شخص کے لئے نہیں ہے۔ جو گورنر جنرل کے عہدے سے ریٹائر ہو۔ ایسے معاملات کا پہلے جائزہ لینا ضروری ہوگا۔ اس میں شک نہیں ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین نے ملک کی بے مثال خدمت کی ہے۔ اور وہ قائد اعظم کے قابل ترین لفٹنٹوں میں سے ہیں۔ انہوں نے ملک اور قوم کی مشکلات میں ہمیشہ مدد کی ہے۔ قوم کو ان کی خدمات کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا مشرقی بنگال کے تین قیدیوں کی رہائی سرکاری پالیسی میں تبدیلی کی وجہ سے عمل میں آئی ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ محض اتفاق ہے۔ کہ وزیر اعلیٰ مشرقی بنگال نے ان قیدیوں کی رہائی کے احکام دیئے ہیں۔ وزیر اعظم کی توجہ ٹائمز آف انڈیا کے ایڈیٹوریل کی جانب دلائی گئی۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ناظم الدین کابینہ کی برطرفی ایک انتظامی انقلاب ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ پاکستان امریکہ کی جانب مائل ہو گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ ناظم الدین کابینہ کی برطرفی میں کوئی انتظامی انقلاب نہیں ہے۔ جہاں تک امریکہ کی جانب مائل ہونے کا سوال ہے۔ میں امریکہ کا بہت دوست ہوں۔ دراصل ہمارے یہاں امریکہ کو صحیح طور پر سمجھا نہیں جاتا۔ امریکی باشندے پاکستان کی جانب بہت مائل ہیں۔ کیونکہ پاکستان اس آزاد زندگی کی نمائندگی کرتا ہے۔ جو امریکیوں کو پسند ہے۔ انہوں نے اس خیال کی تردید کی۔ کہ پاکستان امریکہ کو فوجی اڈے دیگا۔ میں نے صرف یہ کہا ہے۔ کہ ہم صرف ایسے اقدامات کی حمایت کریں گے۔ جن سے کمزور اقوام کا تحفظ ہوتا ہو۔ میں کوئی ایسا کام نہیں کروں گا۔ جس سے پاکستان کی خود مختاری میں فرق آئے۔ ہم اجتماعی تحفظ کی کسی بھی کارروائی میں ان آزاد ملکوں کے ساتھ حصہ لینے پر تیار ہیں۔ جن پر ہمیں اعتماد ہے۔ جب وزیر اعظم کی توجہ مانچسٹر گارڈین کے اس اداریے کی طرف دلائی گئی۔ کہ پاکستان کی وزارتی تبدیلی سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ وہاں بہت موثر سنسر شپ لگی ہوئی ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ میں اخبارات کی مکمل آزادی کا قائل ہوں۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہاں پہلے کیا ہوتا رہا ہے۔

سوال:۔ کیا آپ اپنے اس قول پر عمل کریں گے؟

جواب:۔ میں نے اس سوال پر اپنے ساتھیوں سے مشورہ نہیں کیا ہے۔ لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ اخبارات کو مکمل آزادی ملنی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ تخریب پسندی کو برداشت نہیں کیا جائیگا۔

سوال:۔ کیا آپ مختلف اخبارات کی اشاعت بند کر دینے کے معاملے پر غور کریں گے۔

جواب:۔ میں یقیناً اس معاملے پر غور کرونگا۔

سوال:۔ کیا خواجہ ناظم الدین کو پنشن دے کر آپ انہیں خاموش کرنا چاہتے ہیں؟

جواب:۔ نہیں۔ ارادہ یہ تھا۔ کہ انہوں نے ملک کی جو خدمات کی تھیں۔ ان کا کچھ معاوضہ دیا جائے۔

سوال۔ اگر خواجہ صاحب مسلم لیگ کے صدر ہیں۔ تو کیا انہیں پنشن نہیں ملے گی۔

جواب۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ مسلم لیگ کی صدارت ان کے پنشن کے حق میں رکاوٹ ہوگی۔

سوال: مسٹر شعیب قریشی آپ کی اور پنڈت نہرو کی ملاقات کے لئے میدان ہموار کرنے بھارت گئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ انہیں اس قسم کی ہدایات تو نہیں دی گئی ہیں۔ لیکن اگر انہوں نے ایسا کیا۔ تو اچھا ہی ہوگا۔ ایک نامہ نگار نے وزیر اعظم کو بتایا۔ کہ بھارتی اور پاکستانی وزرائے اعظم کی خط و کتابت کے بارہ میں تمام اطلاعات نئی دہلی سے آتی ہیں۔ اور کراچی میں اگر ان کے بارے میں کچھ پوچھا جائے۔ تو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ سرکاری خط و کتابت کے بارے میں پاکستان کچھ پابندیوں پر چل رہا ہے۔ ایک اور نامہ نگار نے کہا۔ کہ بھارت بھی انہی پابندیوں پر چل رہا ہے۔ لیکن خبریں نئی دہلی سے آتی ہیں۔ وزیر اعظم سے سوال کیا گیا۔ کہ بھارت اور پاکستان کے وزرائے اعظم کی مجوزہ ملاقات کے سلسلہ میں جو دو پاکستانی افسر نئی دہلی جانے والے تھے۔ ان کی روانگی میں دیر کیوں ہو رہی ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ افسر انتظامات مکمل ہوتے ہی چلے جائیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ سرکاری ملازمتوں کے لئے صوبائی کوٹہ پہلے ہی سے مقرر ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ نئی حکومت پرانی حکومت کی تمام اچھی پالیسیوں پر کاربند رہے گی۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ نئی حکومت کی پالیسیاں پرانی حکومت کی پالیسیوں سے مختلف ہوں موجودہ حکومت تمام سابقہ پالیسیوں کا جائزہ لے کر ان پالیسیوں کو اختیار کریگی۔ جو ملک کے لئے مفید ہیں۔ اگر ضروری سمجھا گیا۔ تو پرانی پالیسیاں تبدیل کی جائیں گی۔ اس مرحلے پر ایک سوال کیا گیا۔ کہ کیا آپ ایوننگ ٹائمز کا مقدمہ بغاوت واپس لے لیں گے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میں اس پر غور کروں گا۔ ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا مسٹر کھوڑو آپ سے صدر صوبائی لیگ کی حیثیت سے ملے تھے۔ تو انہوں نے کہا۔ انہیں صوبائی لیگ کی صدارت سے بے دخل کرنے کے قانونی پہلوؤں پر میں نے ابھی تک غور نہیں کیا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ صوبہ سرحد میں خان عبد القیوم خاں کی جگہ کسی افسر کو وزیر اعلیٰ مقرر کیا جا رہا ہے۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میں صوبائی حکومتوں کے معاملات میں مداخلت پسند نہیں کرتا۔ اس کا فیصلہ کرنا صوبائی حکومت کا کام ہے۔

کراچی میں میونسپل کارپوریشن کے انتخابات

۹۰ نشستوں کے لئے ۲۴۳ امیدواروں کا مقابلہ - !

کراچی ۲۳ اپریل:- آج جمعہ ۲۴ اپریل کو کراچی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات شروع ہو رہے ہیں۔ ساڑھے گیارہ لاکھ کے قریب ۱۳ لاکھ باشندوں کو کل ۹۰ ممبر منتخب کرنے ہیں۔ جن کے ۲۴۳ امیدوار میدان میں آئے ہیں۔ سات ممبر بلامقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ ان میں سے چھ مسلم لیگی اور ایک آزاد پارسی ہیں۔ ۸۲ مسلم نشستوں کے لئے ۲۲۸ امیدوار ہیں۔ تین زیادہ نشستوں کی چار امیدوار ہیں۔ سات ممبر دوسرے لئے جائیں گے۔ اور عیسائیوں کی دو نشستوں کے لئے چار امیدوار ہیں۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی کل جمعہ کو صبح سات بجے سے لے کر ۱۲ بجے تک اور سہ پہر ۳ سے لے کر چار بجے تک مختلف پولنگ سٹیشنوں کا دورہ کریں گے۔ چیف کمشنر کراچی مسٹر نقوی نے شہریوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ امن قائم رکھیں۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں۔ جس سے کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش آئے۔ امیدواروں اور ان کے حمایتیوں نے آج سے اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیا ہے۔ تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ووٹ حاصل کر سکیں۔ دارالحکومت پاکستان میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر کارپوریشن کے انتخابات کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ مختلف وضع قطع کی گاڑیوں میں مختلف امیدواروں کے حمایتی لاؤڈ سپیکر پر زور شور سے پروپیگنڈا کرتے ہوئے شہر کے تمام راستوں پر دوڑ رہے ہیں ہر امیدوار کے لئے یہی نعرہ لگایا جا رہا ہے کہ قوم اور ملک کے لئے آپ کے قیمتی ووٹ کی ضرورت ہے۔ ہر پولنگ اسٹیشن پر پولنگ ختم ہونے کے بعد ہر امیدوار کے ایجنٹ کو اپنا بیلٹ بکس سربمہر کرنے کی اجازت ہوگی۔ اور کوئی ایجنٹ کسی ووٹر سے بات چیت نہیں کر سکے گا۔ پولنگ افسروں کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی بھی ایجنٹ کو کمرے سے نکال دیں۔ اگر انہیں یہ شبہ ہو کہ وہ کوئی مشکل پیدا کر رہا ہے۔ ووٹر اپنے ووٹ کے نمبر کے اعتبار سے پولنگ بوتھ میں داخل ہوں گے۔ پہلے اور دوسرے دن کے پولنگ کی رائے شماری ۲۶ اپریل کو ہوگی۔ اور اسی دن نتیجہ کا اعلان ہو جائے گا۔ تیسرے دن کی پولنگ کی رائے شماری ۲۶ اپریل کو ہوگی۔ اور اسی دن نتیجہ کا اعلان ہو جائیگا۔ تیسرے دن کی پولنگ کی رائے شماری بھی اسی دن ہوگی۔ اور اسی روز نتیجہ کا اعلان کر دیا جائیگا

کراچی میں کل گرمی کی انتہا ہو گئی

درجہ حرارت ۱۰۸ تک پہنچ گیا

کراچی ۲۳ اپریل:- آج پاکستان بھر میں سب سے زیادہ گرمی کراچی میں پڑی۔ جہاں کا درجہ حرارت ۱۰۸ تک پہنچ گیا۔ جب کہ کل درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۱۰۵ تھا۔ کراچی میں ان دنوں میں پہلے کبھی اتنی شدید گرمی نہیں پڑی۔ کل بھی اسی قسم کا موسم رہے گا۔ البتہ پرسوں گرمی کم ہو جانے کا امکان ہے۔ آج سارے مشرقی و مغربی پاکستان میں گرمی بڑھ گئی

میں ثبوت دوں گا کہ رشوت خوروں کے خلاف سختی سے قدم اٹھاؤنگا

خان عبدالقیوم خان کی تقریر !

پشاور ۲۳ اپریل:- خان عبدالقیوم خان نے چوک یادگار میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں یہ دعوے بجا طور پر کر رہا ہوں۔ کہ سرحدی عوام جمہوری حکومت چلا رہے ہیں۔ اگرچہ آپس کے چھوٹے چھوٹے تنازعات کا شکار ہو گئے۔ تو میرا دعویٰ غلط ہو جائے گا۔ اور سرحدی عوام کا اعتماد متزلزل ثابت ہوگا۔ میں پچھلی وزارتوں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوں۔ کیونکہ پورے اعزاز کے ساتھ یہاں کے مرکز میں جا رہا ہوں مجھے ہمیشہ اس سے تقویت پہنچے گی۔ کہ صوبہ کے ۴۰ لاکھ پٹھان میرے ساتھ ہیں میں مرکز میں ہر اس شخص کو ملنے کے لئے تیار ہوں گا۔ جو ملک میں رشوت ستانی کے متعلق حقائق مجھے بتائیگا۔ اور میں رشوت خوروں کے خلاف سختی سے اقدام اٹھاؤں گا۔ خان عبدالقیوم خان نے کہا۔ کہ کوئی حکومت پرانی روش پر چل کر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر وزراء تقریریں ریڈیو اور پریس میں بیان دینے اور کاغذات پر دستخط کرنے تک ہی محدود رہیں۔ تو وہ غلطی پر ہیں۔ قبائلیوں کا میں بہت ممنون ہوں جنہوں نے

درخواست دعا

عاجز کا بچہ عزیز عبدالوہاب گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی کا امتحان دے رہا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دردِ دل سے اور التزام کے ساتھ دعائیں فرماتے رہیں۔

فضل الرحمٰن حکیم افسر لنگر خانہ ربوہ

مسٹر شعیب قریشی کی پنڈت نہرو سے ملاقات

نئی دہلی ۲۳ اپریل:- مسٹر شعیب قریشی پاکستان کے وزیر امور کشمیر آباد کاری و اطلاعات نے آج صبح پنڈت نہرو سے الوداعی ملاقات کی۔ آج شام کو آپ ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر جمہوریہ ہند سے بھی ملے آپ کل سہ پہر کو کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

ہندوستان استصواب رائے عامہ کی راہ میں حائل ہے

مسئلہ کشمیر پر ایرانی اخبار کا تبصرہ !

تہران بذریعہ ڈاک، تہران کے روزنامہ "ندائے حق" نے ہندوستان کے اس دعویٰ پر کہ "کشمیر ہمارا ہے" تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:- "ہندوستانی قائدین ریاست کشمیر میں آزادانہ استصواب رائے عامہ نہیں ہونے دیتے۔ اور اس کا مسلسل اعلان کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان میں مسلمان خوش و خرم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر ہندوستان کا یہ دعویٰ درست ہے۔ کہ کشمیری باشندے ہندوستان کے ساتھ الحاق کرنے کے خواہشمند ہیں۔ تو ہمیں تعجب ہے۔ کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلے میں نئی نئی رکاوٹیں کیوں حائل کر رہا ہے۔ پاکستان کشمیر میں ہندوستانی سپاہیوں کی موجودگی پر پہلے ہی راضی ہو چکا ہے۔ لیکن ہندوستان تصفیہ کو ٹالنے کے لئے اب بھی مزید بہانہ تلاش کر رہا ہے۔ اور ریاست میں اپنی فوجوں کی تعداد میں اضافہ کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اخبار مذکور "غیر مذہبی مملکت" ہونے کے ہندوستانی دعوے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ ہندوستان کسی مذہب کا پیرو ہے یا نہیں۔ لیکن ہم مسلمان اسلامی طرز زندگی پر چلنا چاہتے ہیں اگر ہندوستان نے اپنے مسلمان باشندوں کو امن اور تحفظ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا واقعی اطمینان دلا دیا ہے۔ تو کثیر التعداد میں مسلمان پاکستان میں ہجرت کیوں کر رہے ہیں۔ اور یہ کے آخر میں کہا گیا ہے "ہمیں یقین نہیں ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی پریشانیوں اور تکلیفوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کشمیری مسلمان ہندوستان سے الحاق کرنے کی تمنا کریں گے۔"

مشرقی بنگال کے دو سیاسی لیڈروں کی رہائی

ڈھاکہ ۲۳ اپریل:- باریسال ڈسٹرکٹ عوامی لیگ کے سیکرٹری قاضی غلام محبوب کو جنہیں کچھ روز پہلے صوبائی پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا تھا آج رہا کر دیا گیا۔ اور کھلنا سب ڈویژن لیگ کے سیکرٹری مسٹر زین العابدین کو بھی رہا کر دیا گیا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان کے دورے کے متعلق کچھ اور سیاسی لیڈروں کو بھی رہا کیا جائیگا

بھارت میں ۱۲ سو دہشت پسند ہندو گرفتار

نئی دہلی ۲۳ اپریل:- جن سنگھ۔ ہندو مہاسبھا اور دوسری دہشت پسند جماعتوں نے جو کشمیر کو پوری طرح بھارت میں شامل کرنے کی جو تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اس میں اب تک بارہ سو افراد دہلی۔ یو۔پی۔ پٹیالہ اور مشرقی پنجاب میں گرفتار ہو چکے ہیں۔

محمد علی کے اعزاز میں ظفر اللہ خاں کی دعوت

کراچی ۲۳ اپریل:- وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے آج ہوٹل میٹروپول میں نئے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا۔ مصری وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور گورنر جنرل مسٹر غلام محمد اس دعوت میں غیر ملکی سفیروں کے ساتھ بے تکلفی کے ساتھ بات چیت کرتے نظر آئے۔ مہمانوں میں پنجاب کے نامزد گورنر میاں امین الدین غیر ملکی سفراء وہ پاکستانی سفرا جو کراچی میں ہیں اور معزز شہری شامل تھے۔

قاہرہ میں مسلم کانفرنس جولائی میں ہو گی

دمشق ۲۳ اپریل:- یہاں معلوم ہوا ہے کہ مسلم تنظیموں کی آئندہ کانفرنس مصری وزیر اعظم جنرل نجیب کی سرپرستی میں آئندہ جولائی میں قاہرہ میں منعقد ہوگی تنظیم کے ممبروں کو بھیجے جانے والے گشتی مراسلے کے مطابق قاہرہ کے اجلاس میں سابقہ کانفرنس کے فیصلوں پر غور و خوض کیا جائے گا۔ اور کچھ نئے فیصلے کئے جائیں گے۔

کشمیر کو دینے والی رقم کا حساب بتایا جائے

نئی دہلی ۲۳ اپریل:- پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے آج بھارت پارلیمنٹ میں یہ سوال اٹھایا کہ بجٹ میں مقبوضہ کشمیر کی امداد کے لئے دس کروڑ روپے کی جو رقم رکھی گئی ہے اس کا حساب بتایا جائے۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرمائیے رہتے خوشخطہوں، ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

برطانوی تاریخ کے درخشندہ ابواب کی تدوین ابھی باقی ہے

انگلستان کے مستقبل کے متعلق وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کی توقعات!

لندن ۲۴ اپریل۔ کل "سینٹ جارج ڈے ڈنر" کی تقریب میں انگلستان کی بعض سیاسی اور اقتصادی مشکلات پر روشنی ڈالنے کے بعد وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ انگلستان کا مستقبل نہایت درخشندہ ہے۔ اور ابھی اس کو دنیا میں بڑے بڑے کارنامے سرانجام دینے ہیں۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ ہم، جو انگلستان کے رہنے والے ہیں۔ دنیا کی ہر قوم سے زیادہ آزمودہ کار اور زیادہ متحد ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری تاریخ کے درخشندہ ترین ابواب۔ آئندہ چل کر ہی لکھے جائیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ آج ہمارا ملک متعدد مسائل اور خطرات سے دوچار ہے۔ لیکن یہ امر بھی ہماری موجودہ نسل کے لئے خوشی کا موجب ہونا چاہیئے کہ وہ اس پر محن دور میں پیدا کئے گئے ہیں قدرت نے ہمیں آج جن نئی ذمہ داریوں سے نوازا ہے۔ ہمیں ان کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ ہمارے لئے یہ فخر کا مقام ہے۔ کہ ایک ایسے وقت میں ملک کے تحفظ و بقا کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ کہ جب اس کا وجود ہر چہار طرف سے خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا۔ مجھے اتنی عمر ملی کہ میں ملک کو اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے دیکھوں میرے نزدیک اس میں شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ کہ انگلستان کا وہ جذبہ جس نے پہلے بھی نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ آئندہ بھی اسی آب و تاب کے ساتھ موجود رہیگا۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ آج سے بیس سال بعد اسی تقریب کے موقعہ پر کوئی اور شخص کھڑا ہو کر امید و فخر کے اسی جذبہ کے ساتھ اہل برطانیہ سے خطاب نہ کرے۔ کہ جس جذبہ نے آج مجھے یہاں آپ لوگوں کو مخاطب کرنے پر آمادہ کیا ہے۔

تقریر کے آغاز میں مسٹر چرچل نے موجودہ حضرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اگر انگلستان جدوجہد نہیں کرے گا۔ تو دنیا کی کوئی طاقت اسے نہیں بچا سکے گی۔ اگر اپنی خداداد صلاحیتوں کے متعلق ہمارا یقین متزلزل ہو جاتا ہے۔ اور ہم زندہ رہنے کا عزم کھو بیٹھتے ہیں۔ تو پھر ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارا مقدر تمام ہو چکا۔ اگر اس حال میں کہ بیرونی طاقتیں جارحانہ قوم پروری میں مصروف ہوں۔ ہم پر لفظی مسلمات کا جمود طاری رہے اور ہم اختتام جنگ کی بے حسی کا شکار بنے رہیں تو پھر ہمارا خاتمہ یقینی ہے (رب مل ریس)

صورت نہ نکلی۔ تو میں مستعفی ہو کر اپنے صوبے میں واپس آ جاؤنگا۔

بھارت اور پاکستان کے لئے ٹڈی دل کا خطرہ

لندن ۲۴ اپریل۔ ٹڈیوں کے تحقیقاتی ادارے کی طرف سے جو تازہ ترین رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں بھارت اور پاکستان کو ٹڈیوں کے خطرے سے آگاہ کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ صحرائے عرب اور ایران میں بڑے بڑے ٹڈی دل پرورش پا رہے ہیں۔ جن سے بھارت اور پاکستان کو شدید خطرہ لاحق ہوتا جا رہا ہے۔ خیال ہے کہ آئندہ دو ماہ میں ٹڈیوں کے بڑے بڑے دل جنوبی عرب پاکستان اور بھارت کا رخ کریں گے (سوب ریس)

روزنامہ "ملاپ" کے دفاتر کی تلاشی

نئی دہلی ۲۴ اپریل۔ دہلی پولیس نے آج اردو کے اخبار روزنامہ "ملاپ" کے دفاتر اس کے پرنٹر و پبلشر کے مکان اور اس مطبع کی تلاشی لی جہاں یہ اخبار چھپتا ہے چھ گھنٹہ کی خانہ تلاشی کے بعد پولیس نے اخبار کے بعض پرچے حساب کتاب کے رجسٹر اور رسید بکیں اپنے قبضہ میں لے لیں۔ تلاشی کے احکام دہلی کے سیشن جج نے جاری کئے تھے۔ یہ چھاپہ بعض قابل اعتراض مضامین کی اشاعت کی وجہ سے مارا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ "ملاپ" نجیبوں ایجی ٹیشن اور اس ضمن میں ہونے والی ستیہ گرہ کی حمایت کرتا رہا ہے۔

شاطرانہ ہیر پھیر کے سوا روس کی پالیسی میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہوئی

امریکہ کے وزیر خارجہ جان فوسٹر ڈلز کا اعلان

پیرس ۲۴ اپریل۔ امریکہ کے وزیر خارجہ جان فوسٹر ڈلز نے کل رات یہاں ایک پریس کانفرنس میں اس خیال کا اظہار کیا کہ روس کی پالیسی میں شاطرانہ ہیر پھیر کے سوا کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہوئی ہے انہوں نے کہا "اٹلانٹک کونسل" میں شریک ہونے والے تمام وزراء اسی خیال کے حامی ہیں۔ معاہدہ شمالی اوقیانوس کے صدر دفتر میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بتایا۔ معاہدہ شمالی اوقیانوس مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔ یہ ادارہ اپنا کام اس طریق پر بدستور جاری رکھیگا۔ کہ گویا کوئی غیر معمولی واقعہ رونما نہیں ہوا ہے نیز کہا۔ مغربی طاقتوں کو اس دائے کی طرف متوجہ ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ جو روس نے ان کو بے خبر کرنے کے لئے پھینکا ہے۔

اگر خرابیوں کی اصلاح نہ ہو سکی تو میں مستعفی ہو کر واپس آ جاؤنگا (قیوم خاں)

پشاور ۲۴ اپریل۔ پاکستان کے نئے وزیر صنعت خان عبدالقیوم خاں صوبائی وزارت اعلیٰ کے عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد کل شام جب پشاور سے کراچی روانہ ہوئے۔ تو شہر اور چھاؤنی کے ریلوے اسٹیشنوں پر اہالیان پشاور نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپ کو الوداع کہا۔ اور نہایت درجہ خلوص و محبت کا اظہار کیا۔ بالخصوص چھاؤنی کے اسٹیشن پر تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ لوگوں نے خان عبدالقیوم خاں کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ میں مرکزی حکومت میں ایک وزیر کی حیثیت سے بحیثیت مجموعی تمام ملک کی خدمت کر سکوں گا۔ بلاشبہ نظم و نسق میں بے شمار خرابیاں ہیں۔ لیکن مرکزی حکومت ان سب بدعنوانیوں کو یکسر ختم کر دینے کا تہیہ کر چکی ہے۔ لیکن اگر خرابیوں کی اصلاح کی کوئی صورت ص۸م

غریبوں کی حالت کو بہتر بنانا میری حکومت کا اولین مقصد ہے (وزیر اعلیٰ سرحد)

پشاور ۲۴ اپریل۔ سرحد کے نئے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید خاں نے کل شام اپنے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد اخبار نویسوں کے بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ میری حکومت کا اولین مقصد غریبوں کی حالت کو بہتر بنانا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ترقی کی ان تمام سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کی پوری کوشش کروں گا۔ جو میرے پیش رو خان عبدالقیوم خاں کی وزارت نے بنائی ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے کہا۔ خان عبدالقیوم خاں جنہیں سرحد کا صوبہ بے حد عزیز ہے۔ اپنے مشورے سے نواز کر ہر آن ہماری امداد فرما سکتے ہیں۔ نئے وزیر اعلیٰ نے کہا۔ صوبے کے اصل مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ خوراک کا ہے۔ اس بارے میں اگرچہ پہلے ہی بہت کچھ کیا جا چکا ہے۔ تاہم میری حکومت بھی اسے خاطر خواہ طریق پر حل کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔ سردار عبدالرشید نے مزید بتایا کہ میں رمضان سے پہلے تمام صوبے کا دورہ کر کے مختلف مقامات پر عوام سے خطاب کروں گا۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا۔ کہ ان کی وزارت ایک مستحکم وزارت ثابت ہو گی۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ میں مخالفت کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ مخالفت بذات خود نہایت مفید چیز ہے۔ بشرطیکہ تعمیری نقطہ نگاہ سے کی جائے۔

ص مختلف نسل کے ۹۷۴ افراد کو موت کے گھاٹ اتارا۔ ان میں سے دس یورپی۔ چار ایشیائی پچیس افریقی اور باقی ککیو قبیلے کے لوگ شامل تھے۔ ماؤ ماؤ نے سب سے بڑا چھاپہ لاری کے مقام پر مارا تھا۔ جس میں قریباً دو سو آدمی ہلاک ہوئے تھے۔

تمام عرب حکومتیں متحدہ طور پر مصر کے ساتھ ہیں

جنرل نجیب اور کامل شمعون کی ملاقات پر "الاھرام" کا تبصرہ

قاہرہ ۲۴ اپریل۔ قاہرہ کے اخبار "الاہرام" کی اطلاع کے مطابق لبنان کے صدر کامل شمعون نے مصر کے وزیر اعظم جنرل محمد نجیب کو یقین دلایا ہے۔ کہ نہر سویز کا علاقہ برطانوی فوجوں سے خالی کرانے کے سلسلے میں تمام عرب حکومتیں متحدہ طور پر مصر کی حمایت کریں گی۔ کامل شمعون ان دنوں جنرل نجیب سے ملاقات کرنے کے لئے قاہرہ آئے ہوئے ہیں۔ "الاہرام" نے اس اہم ملاقات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ لبنانی صدر کی آمد کا مقصد مصری برطانوی جھگڑے کے ضمن میں تمام عرب حکومتوں کی متحدہ حمایت پر زور دینا ہے۔ اور مشرق وسطیٰ کے لئے مغربی طاقتوں کے مشترکہ دفاعی منصوبے پر غور کرنا ہے۔ مسٹر شمعون کی ملاقات کے بعد توقع کی جا رہی ہے۔ کہ عنقریب تمام عرب ملکوں کے وزراء خارجہ کی ایک کانفرنس بھی طلب کی جائے گی۔

کینیا میں اب تک ۱۰۵۹ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں

نیروبی ۲۴ اپریل۔ ماؤ ماؤ کی سرگرمیوں کے سلسلے میں آج سے چھ ماہ قبل جن ہنگامی حالات کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان میں اب تک ۱۰۵۹ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس تعداد میں اکثر ماؤ ماؤ تحریک کے ممبر تھے ماؤ ماؤ والوں نے عورتیں اور بچے ملا کر ص۳